سوال

(212) لغیر اللہ بکرے کو توبہ کے بعد راہ خدا میں قربان کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

زید نے ازراہ جہالت ایک بکرا شیخ سدو کے نام منسوب کیا یا کچھ مٹھائی غیر اللہ کے نام سے بولی ۔ بکر نے اسے سمجھایا خدا نے اسے ہدایت دی اور تائب ہو گیا۔ اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ اس منذور لغیر اللہ بکرے کو زید توبہ کے بعد خدا کی راہ میں قربان کرسکتا ہے یا خود کھا سکتا ہے یا نہیں؟ استفسار کے سارے گوشوں پر غور فرما کر دلائل کے ساتھ جواب تحریر فرمائیں تاکہ پچیدگی باقی نہ رہ جائے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

شیخ سدو کے نام منسوب کیا ہو بکرا یا مٹھائی اس طرح شیخ کبیر احمد کے نام منسوب کی ہوئی گائے توبہ کرلینے یعنی تقرب لغیر اللہ کی نیت مرتفع ہوجانے کے بعد بالاتفاق حلال ہے۔ منسوب کنندہ تائب کو اختیار ہے کہ اس نیت تقرب لغیر اللہ سے توبہ اور اس توبہ کی تشہیر کے بعد اللہ کے نام پر ذبح کرکے خود کھائے یا فقراء ومساکین کو صدقہ وخیرات کردے۔ خلاصہ یہ کہ صورت مسؤلہ میں زید بعد توبہ کی تشہیر کے بعد اللہ کے نام پر ذبح کرکے خود کھائے یا فقراء ومساکین کو صدقہ وخیرات کردے۔ خلاصہ یہ کہ صورت مسؤلہ میں زید بعد توبہ یہ بکرا اللہ کے نام پر ذبح کرکے خود کھائے یا فقرا ومساکین کو دیدے دونوں صورتیں جائز ہیں۔ علماء اہل حدیث ودیوبندیہ وبریلویہ ہر سہ کے نزدیک۔

تحقیق آیت : وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ ودلائل بریلویہ :

برجواز ایں ذبیحہ مطلقا قبل از توبہ بنیت تقرب لغیر اللہ وبعد توبہ عنوان میں ذکر کردہ آیت کا ٹکڑا قرآن کریم میں چار جگہ مذکورہ ہے

(1) سورۃ بقرہ میں 173 وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ

(2) سورۃ المائدہ وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ

(3) سورۃ الانعام میں أَوْ فِسْقًا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ

(49) سوۃ نحل میں وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ

جمہور مفسرین نے اس آیت میں اہلال سے مراد رفع صوت عندالذبح لیا ہے۔ پس ان کے نزدیک اس آیت کا معنی یہ ہوا کہ جو چیز غیر اللہ کے نام سے ذبح کی جاوے وہ حرام ہے۔ بریلوی مولوی صاحبان کہتے ہیں کہ: مفسرین کی اس تصریح سے معلوم ہوا کہ اس جانور کی حرمت کا مدار عندالذبح غیر اللہ کا نام لیا جانا ہے۔ پس اگر ذبح کنندہ کے دل میں وقت یا اس سے پہلے کچھ بھی ہو لیکن ذبح کے وقت باقاعدہ بسم اللہ شریف پڑھ کر ذبح کرے تو وہ ذبیحہ حلال ہوگا۔ کیوں کہ علت حرمت (یعنی عندالذبح غیر اللہ کا نام لیا جانا) نہیں پائی گئی۔ یہ ان کی پہلی دلیل ہے۔

دلیل دوم: گوشت پکا کر مردوں کے نام لے کر صدقہ کرنا بلاشبہ بالاتفاق جائز ہے۔ اور شیخ سدو یا شیخ کبیر احمد یا دیگر مردہ اولیا کے لیئے نامزد کردہ جانور ذبح کرنے والے بھی یہی قصد وارادہ کرتے ہیں۔ پس دونوں صورتوں میں کوئی فرق نہ رہا اور پہلی صورت کی طریق یہ مختلف فیہ صورت بھی جائز ہوگی۔

دلیل سوم: من ہہنا علم ان البقرة المنذورة للاولياء كما هو الرسم فی زماننا حلال طیب لانه لم يذكر اسم غير الله وقت الذبح وان كانو ينذرونها لهم كذا فی التفسير الاحمدي للملاجيون الحنفی

دلیل چہارم: سانڈو غیرہ کا کھانا حلال ہے مطابق آیا ذیل: قَدْ خَسِرَ الَّذِينَ قَتَلُوا أَوْلَادَهُمْ سَفَهًا بِغَيْرِ عِلْمٍ وَحَرَّمُوا مَا رَزَقَهُمُ اللَّهُ افْتِرَاءً عَلَى اللَّهِ قَدْ ضَلُّوا وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ ١٤٠ ...
سورة الانعام جامع البیان مدارک ابوالسعود میں مارزقہم اللہ سے بحائر وسوائب مراد بتایا ہے۔ معلوم ہوا کہ: یہ آیت سائبہ وغیرہ حرام کرنے والوں کے بارہ میں نازل ہوئی ہے: يَا أَيُّهَا النَّاسُ كُلُوا مِمَّا فِي الْأَرْضِ حَلَالًا طَيِّبًا وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُبِينٌ (سورة البقرة: 168)

جمل جامع البیان تفسیر کبیر ابوالسعود میں لکھا ہے کہ یہ آیت سائبہ وغیرہ حرام ٹھرانے والوں کے بارہ میں نازل ہوئی ہے۔

مَا جَعَلَ اللَّهُ مِنْ بَحِيرَةٍ وَلَا سَائِبَةٍ وَلَا وَصِيلَةٍ وَلَا حَامٍ وَلَٰكِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا يَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ وَأَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ سورة المائدہ: 103) تفسیر کبیر مدارک جامع البیان کی عبارات سے واضح ہوتا ہے کہ اس آیت سے مقصود محرمین سائبہ وغیرہ کی تردید ہے۔ یعنی یہ بتانا مقصود ہے کہ ان کے اس فعل سے جانور میں حرمت نہیں پیدا ہوتی اور وہ مثل سابق حلال ہے۔ ونیز صحیح مسلم میں ہے عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ الْمُجَاشِعِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ فِي خُطْبَتِهِ أَلَا إِنَّ رَبِّي أَمَرَنِي أَنْ أُعَلِّمَكُمْ مَا جَهِلْتُمْ مِمَّا عَلَّمَنِي يَوْمِي هَذَا كُلُّ مَالٍ نَحَلْتُهُ عَبْدًا حَلَالٌ وَإِنِّي خَلَقْتُ عِبَادِي حُنَفَاءَ كُلَّهُمْ وَإِنَّهُمْ أَتَتْهُمُ الشَّيَاطِينُ فَاجْتَالَتْهُمْ عَنْ دِينِهِمْ وَحَرَّمَتْ عَلَيْهِمْ مَا أَحْلَلْتُ لَهُمْ وَأَمَرَتْهُمْ أَنْ يُشْرِكُوا بِي مَا لَمْ أُنْزِلْ بِهِ سُلْطَانًا وَإِنَّ اللَّهَ نَظَرَ إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ فَمَقَتَهُمْ عَرَبَهُمْ وَعَجَمَهُمْ إِلَّا بَقَايَا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَقَالَ إِنَّمَا بَعَثْتُكَ لِأَبْتَلِيَكَ وَأَبْتَلِيَ بِكَ وَأَنْزَلْتُ عَلَيْكَ كِتَابًا لَا يَغْسِلُهُ الْمَاءُ تَقْرَؤُهُ نَائِمًا وَيَقْظَانَ وَإِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي أَنْ أُحَرِّقَ قُرَيْشًا فَقُلْتُ رَبِّ إِذًا يَثْلَغُوا رَأْسِي فَيَدَعُوهُ خُبْزَةً قَالَ اسْتَخْرِجْهُمْ كَمَا اسْتَخْرَجُوكَ وَاغْزُهُمْ نُغْزِكَ وَأَنْفِقْ فَسَنُنْفِقَ عَلَيْكَ وَابْعَثْ جَيْشًا نَبْعَثْ خَمْسَةً مِثْلَهُ وَقَاتِلْ بِمَنْ أَطَاعَكَ مَنْ عَصَاكَ قَالَ وَأَهْلُ الْجَنَّةِ ثَلَاثَةٌ ذُو سُلْطَانٍ مُقْسِطٌ مُتَصَدِّقٌ مُوَفَّقٌ وَرَجُلٌ رَحِيمٌ رَقِيقُ الْقَلْبِ لِكُلِّ ذِي قُرْبَى وَمُسْلِمٍ وَعَفِيفٌ مُتَعَفِّفٌ ذُو عِيَالٍ قَالَ وَأَهْلُ النَّارِ خَمْسَةٌ الضَّعِيفُ الَّذِي لَا زَبْرَ لَهُ الَّذِينَ هُمْ فِيكُمْ تَبَعًا لَا يَبْتَغُونَ أَهْلًا وَلَا مَالًا وَالْخَائِنُ الَّذِي لَا يَخْفَى لَهُ طَمَعٌ وَإِنْ دَقَّ إِلَّا خَانَهُ وَرَجُلٌ لَا يُصْبِحُ وَلَا يُمْسِي إِلَّا وَهُوَ يُخَادِعُكَ عَنْ أَهْلِكَ وَمَالِكَ وَذَكَرَ الْبُخْلَ أَوْ الْكَذِبَ وَالشِّنْظِيرُ الْفَحَّاشُ وَلَمْ يَذْكُرْ أَبُو غَسَّانَ فِي حَدِيثِهِ وَأَنْفِقْ فَسَنُنْفِقَ عَلَيْكَ

ترجمہ: حضرت عیاض بن حماد مجاشعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خطبے میں ارشاد فرمایا: "سنو! میرے رب نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ میں تمھیں ان باتوں کی تعلیم دوں جو تمھیں معلوم نہیں اور اللہ تعالیٰ نے آج مجھے ان کا علم عطا کیا ہے (اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے) ہر مال جو میں نے کسی بندے کو عطا کیا (اس کی قسمت میں لکھا) حلال ہے اور میں نے اپنے تمام بندوں کو (حق کے لیے) یکسو پیدا کیا پھر شیاطین ان کے پاس آئے اور انھیں ان کے دین سے دور کھینچ لیا اور جو میں نے ان کے لیے حلال کیا تھا انھوں نے اسے ان کے لیے حرام کر دیا اور ان (بندوں) کو حکم دیا کہ وہ میرے ساتھ شرک کریں جس کے لیے میں نے کوئی دلیل نازل نہیں کی تھی۔ اور اللہ نے زمین والوں کی طرف نظر فرمائی تو اہل کتاب کے (کچھ) بچے کھچے لوگوں کے سوا باقی عرب اور عجم سب پر سخت ناراض ہوا اور (مجھ سے) فرمایا: میں نے آپ کو اس لیے مبعوث کیا کہ میں آپ کی اور آپ کے ذریعے سے دوسروں کی آزمائش کروں اور میں نے آپ پر ایک ایسی کتاب نازل کی ہے جسے پانی دھو (کر مٹا) نہیں سکتا، آپ سوتے ہوئے بھی اس کی تلاوت کریں گے اور جاگتے ہوئے بھی اور اللہ نے مجھے حکم دیا کہ میں قریش کو (ان کے معبودوں اور ان آباء واجداد کے شرک اور گناہوں پر عار دلاتے ہوئے انھیں) جلاؤں میں نے کہا: میرے رب وہ میرے سر کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے روٹی کی طرح کر دیں گے۔ تو (اللہ نے) فرمایا: آپ انھیں باہر نکالیں جس طرح انھوں نے آپ کو باہر نکالا اور ان سے لڑائی کریں ہم آپ کو لڑوائیں گے اور (اللہ کی راہ میں) خرچ کریں آپ پر خرچ کیا جائے گا اور آپ لشکر بھیجیں ہم اس جیسے پانچ لشکر بھیجیں گے اور جو لوگ آپ کے فرماں بردار ہیں ان کے ذریعے

سے نافرمانوں کے خلاف جنگ کریں۔ (پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے) فرمایا: اہل جنت تین (طرح کے لوگ) ہیں ایسا سلطنت والا جو عادل ہے صدقہ کرنے والا ہے اسے اچھائی کی توفیق دی گئی ہے۔ اور ایسا مہربان شخص جو ہر قرابت دار اور ہر مسلمان کے لیے نرم دل ہے اور وہ عفت شعار (برائیوں سے بچ کر چلنے والا) جو عیال دار ہے، (پھر بھی) سوال سے بچتا ہے۔ فرمایا: "اور اہل جہنم پانچ (طرح کے لوگ) ہیں وہ کمزور جس کے پاس (برائی سے) روکنے والی (عقل عفت، حیا، غیرت) کوئی چیز نہیں جو تم میں سے (برے کاموں میں دوسروں کے) پیچھے لگنے والے لوگ ہیں (حتیٰ کہ) گھر والوں اور مال کے پیچھے بھی نہیں جاتے (ان کی بھی پروا نہیں کرتے) اور ایسا خائن جس کا کوئی بھی مفاد چاہے بہت معمولی ہو۔ (دوسروں کی نظروں سے) اوجھل ہوتا ہے تو وہ اس میں (ضرور) خیانت کرتا ہے۔ اور ایسا شخص جو صبح شام تمھارے اہل وعیال اور مال کے بارے میں تمھیں دھوکا دیتا ہے۔ "اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بخل یا جھوٹ کا بھی ذکر فرمایا۔ "اور بد طینت بد خلق۔ "اور ابو غسان نے اپنی حدیث میں یہ ذکر نہیں کیا: "آپ خرچ کریں تو عنقریب آپ پر خرچ کیا جائے گا۔"

حاصل مطلب یہ ہے کہ آں حضورﷺ نے فرمایا: میرے رب نے حکم دیا ہے کہ تم جو بات نہ معلوم ہو وہ بتلاؤں اس میں سے یہ ہے کہ بندے کو جو چیز میں نے دی ہے وہ حلال ہے مگر شیاطین آتے ہیں اور میری حلال کی ہوئی چیز کو حرام کردیتے ہیں۔

لمعات میں ہے قولہ : حلال لہ : لایستطیع ان یحرمہ من تلقاء نفسہ ہوانکار لما حرموعلی انفسہم من البحیرۃ والسائبۃ والوسیلۃ

لمعات میں اس کی تشریح یوں کی گئی ہے کہ: بندے کے لئے جو چیز حلال من عنداللہ ٹھرائی گئی ہے اس میں بندے کو اختیار نہیں ہے کہ اپنی طرف سے اسے حرام کرے۔

دراصل جن لوگوں نے بحیرہ سائبہ وسیلہ کو اپنے اوپر حرام کرلیا تھا ان کے اس فعل کی تردید کی گئی ہے۔

پس جس طرح ان آیات کی رو سے سانڈ وغیرہ حلال ہے اس طرح شیخ سدو یا سید کبیر احمد کے نام چھوڑا ہوا بکرا یا گائے بھی حلال ہوگی کیوں کہ دونوں غیر اللہ کے نام منسوب اور متروک ہونے میں برابر ہیں۔ بریلوی کہتے ہیں کہ: ان ہر چہار دلائل سے معلوم ہوا کہ یہ بکرا مطلقا حلال ہے خواہ منسوب کنندہ اپنے اس فعل سے تائب ہو یا نہ ان دلائل کی تردید استقلالا آگے آئے گی۔

تحقیق آیت : وَمَآ أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ مطابق مذہب حق وجوبات مخالفین۔

لغت میں اہلال کے معنی رفع صوت کے ہیں یا مطلق نام زد کردینے کے کما لایخفی علی من لہ ادنی ممارسۃ بکتب اللغۃ وموارد مادۃ ہذا اللفظ فی الحدیث والادب والعربی۔ پس آیت کے معنی یہ ہوئے: اور اللہ نے اس جانور کو حرام کیا ہے جو بہ نیت تقرب و تعظیم غیر اللہ کے نام زد کردیا گیا ہو یا اس چیز کو جو اللہ کے سوا اور کسی کے نام سے پکاری گئی ہو۔ اس تحقیق کی رو سے ثابت ہوا کہ جانور یا کسی چیز کی حرمت کی علت اور مناط غیر اللہ کے تقرب کی و تعظیم کی نیت سے غیر اللہ کے نام سے اس جانور یا چیز کا نامزد کردینا ہے۔ پس اگر ایسے جانور کو جسے غیر الہ کے تقرب و تعظیم کے لئے نام زد کردیا گیا ہے۔ اسی غیر اللہ کے تعظیم و تقرب کی نیت دل میں رکھ ذبح کیا جائے تو وہ حرام ہوگا عند جمہور المحدثین والفقہا والحنفیہ) عام ازیں کہ وقت ذبح اللہ کا نام لیا جائے یا نہ۔ بوقت ذبح بسم اللہ کہنے سے وہ حلال نہ ہوگا۔ جب کہ دل میں نیت غیر اللہ کے واسطے ذبح کرنے کی ہے اس لئے کہ عوام ایسے جانور کے ذبح میں غیر اللہ کی تعظیم و تقرب کا قصد کرتے ہیں اور محض عادتا و رسما بسم اللہ بھی پڑھتے ہیں اور اعتبار نیت کا ہے نہ ظاہر الفاظ کا۔ انما الاعمال بالنیات

جواب دلیل اول: شاہ عبدالعزیز قدس سرہ فرماتے ہیں لفظ ایں است کی درچہار جا از قرآن مجید وارشدہ تامل باید کرکہ ما اہل بہ لغیر اللہ فرمودہ نہ

خلاصہ یہ ہے کہ اہلال کے معنی ذبح کرنے کے نہیں ہیں۔ پس جو جانور غیر اللہ کے لئے نامزد کردیا گیا اور تقرب اللہ کی نیت موجود ہے اور بوقت ذبح اللہ ھکیے نام پر کیا جائے پھر بھی یہ جانور حلال نہ ہوگا۔

باقی مفسرین کا ما اہل بہ لغیر اللہ کے معنی ماذبح لغیر اللہ یا ذبح علی اسم غیر اللہ کے ساتھ بیان کرنا یعنی عند الذبح کی قید بڑھانی سوا اس کا یہ ہے کہ اس تفسیر سے حصر لازم نہیں آتا بلکہ یون

کہاجائے گا اسی حرام کاایک فرد یہ بھی ہے۔چوں کہ جاہلیت میں اسی کارواج تھااس لئے یہ تفسیر کردی غایت مافی الباب یہ تفسیر مذکور دوسرے فرد سے ساکت رہے گی اوراس میں کچھ حرج نہیں جبکہ اس کی حرمت کے اوردلائل موجود ہیں کماسیاتی

دوسرا جواب یہ ہے کہ: آپ عام ہے اس کی تخصیص بقید ذبح بغیر دلیل کے جائز نہیں ہوسکتی کیوں کہ اطلاق کی تقیید عند اہل الاصول نسخ ہے اور نسخ جب حدیث ظنی خبر واحد مرفوع صحیح سے نہیں ہوسکتی عند اہل الاصول توکسی کے قول سے جوادلہ اربعہ میں سے نہیں کیوں کر ہوسکتی ہے۔بس مفسرین کے قول کی توجیہ بجز اس کے اورکچھ نہیں ہوسکتی کہ یہ قید احترازنہیں ہے بلکہ اس لئے ہے کہ اس وقت جاہلیت میں وقت ذبح بھی غیر اللہ کانام لیتے تھے پس یہ قید بطور بیان عادت جاہلیت ہے نہ احترازی۔

تیسرا جواب یہ ہے کہ: سورۃ مائدہ میں مااہل لغیر اللہ بہ کے بعد ماذبح علی النصب جدافرمایا ہے جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ دونوں کے مفہوم میں فرق ہے۔یعنی اول سے مراد یہ ہے کہ جس کو غیر اللہ کے تقرب و تعظیم کےلئے غیر اللہ کے نام سے پکارا اورشہر دیا گیا ہو وہ حرام عام ازیں کہ وقت ذبح غیر اللہ کانام لیا جائے یا اللہ کانام۔

جواب دلیل دوم: حضرت شاہ عبدالعزیز فرماتے ہیں:

خلاصہ یہ ہے کہ دونوں صورتوں میں بون بعید اورفرق عظیم ہے۔صورت مختلف فیہ کوئی منسوب کنندہ بجائے اس جانور کے اس سے دونی قیمت کی چیز سے بھی ایصال ثوابت کےلئے تیارنہیں ہوتا اوراستبدال میں اندیشہ ان بزرگوں کی ناراضگی کا سمجھتا ہے جس سے صاف ظاہر ہے کہ مقصود ایصال ثواب نہیں ہے بلکہ تقرب اس بزرگ کی ہے پس قیاس باطل ہے۔

جواب دلیل سوم: اس کاجواب خود اس کے منہیہ سے ظاہر ہے کہ ملاجیون نے تاویل ایصال ثواب کی بنا حلت کا حکم لگایا ہے اوربلاتاویل حلال نہیں کہتے جیساکہ اس قسم کی تاویل سے امام نووی نے حدیث لعن اللہ من ذبح لغیر اللہ کی شرح میں مذبوح لقدوم الامیر کی حرمت (اگرچہ بوقت ذبح اللہ کانام لیا گیا ہو) شیخ ابراہیم شافعی مروزی شافعی کے قول سے نقل کرنے کے بعد رافعی کا قول نقل کیا ہے توجہاں یہ تاویل یقینا منفی ہو اس کو کیسے حلال کہاجائے گا؟ اورعوام کا یہ فعل قابل تاویل نہیں ہے۔کمامرفی جواب الدلیل الثالث

نیزملاجیون کو یہاں ہدایہ کی اس عبارت سے دھوکہ ہوا ہے اوراس کے سمجھنے میں غلطی اورغفلت ہوگئی ہے۔قول ملاجیون المذکور مبنی علی الغفلة عن قول صاحب الہدایة4/420: والثالثه: الثالثة: أن یقول مفصولا عنه صورة ومعنی بأن یقول قبل التسمیة وقبل أن یضجع الذبیحة أو بعده، وہذا لا بأس به لما روي عن النبی صلی اللہ علیه وسلم أنه قال بعد الذبح: "اللہم تقبل ہذه عن أمة محمد ممن شہد لک بالوحدانیة ولی بالبلاغ" والشرط ہو الذکر الخالص المجرد علی ما قال ابن مسعود رضی اللہ عنه جردوا التسمیة حتی لو قال عند الذبح اللہم اغفرلی لا یحل لأنه دعاء وسؤال، ولو قال الحمد للہ أو سبحان اللہ یرید التسمیة حل، ولو عطس عند الذبح فقال الحمد للہ لا یحل فی أصح الروایتین لأنه یرید به الحمد علی نعمة دون التسمیة

والدلیل علی غفلة صاحب التفسیر الاحمدی عن ہذا القول ان الانفصال المعنوی کیف یتصور اذا کان النذر للاولیاء؟ فانه عین التقرب لہم فنیتہم دائمة الی وقت الذبح فلا انفصال معنی اصلا لما تقرر فی قواعد الفقه من استدامة النیة الی آخر العمل

وایضا ونقل صاحب الہدایة المسئلة فیما اذا لم یکن المذکور مقرونا بقصد التقرب الی الغیر وذکر ذکرا مجردا من غیر قصد التقرب الی غیر اللہ تعالی فانہا حرام مطلقا فغفل صاحب التفسیر الاحمدی ولم یفرق بین الذکر المجرد الذی وضع صاحب الہدایة المسئلة فیه وبین ماقصد التقرب فیه الی غیر اللہ الذی وضعنا المسئلة فیه واین ہذا من ذاک؟ فافہم وتامل بالتامل الصادق

جواب دلیل رابع: بے شک ان آیات واحادیث سے سانڈ کی حلت ثابت ہے اوراگر سانڈ چھوڑنے والے اجازت دیں اورکھانے سے ناراض نہ ہوں جوعلامت ہے اس کے ساتھ ان کے حق کے باقی نہ رہنے کی تومسلمان اس کو کھا بھی سکتے ہیں لیکن سانڈ پر منذور لغیر اللہ کو شیخ سدو کا بکرا یا سید احمد کبیر کی گائے یا اورکوئی چیز) قیاس کرنا صحیح نہیں ہے۔کیوں کہ جاہلیت کے زمانہ میں کفار کی تحریم سائبہ وصیلہ اوراس تحریم بمعہ عی میں فرق ہے

اول: یہ کہ وہاتحریم کا معنی ہے: ایسا فعل کرنا جس سے حرمت پیدا ہوجائے جیسے خود سانڈ وغیرہ کو چھوڑنا اوریہاں تحریم کے معنی ہیں کہ: جب کوئی ایسا فعل کرے توحرمت کا حکم ہوجائے گا۔

دوسرے: ان کی تحریم اس جانور کے ادب و تعظیم کے اعتقاد سے تھی اور یہ تحریم اس جانور کے خبث و نجاست سے ہے۔

تیسرے: یہ کہ وہ تحریم ان کے اعتقاد میں مؤبد تھی کہ کسی قابل ارتفاع نہ تھی اور یہ تحریم غیر مؤبد ہے کہ جب توبہ کرے مرتفع ہوجائے اور مرتفع کردینا واجب بھی ہے پس اس تحریم کی نفی یا نہی یا انکار سے اس تحریم کی نفی لازم نہیں یا اس تحریم کی نفی یا نہی یا انکار سے اس تحریم کی نفی لازم نہیں آتی۔

دلیل اصل جواب: آیت کے جو معنی ہم بیان کئے ہیں اس کو شاہ عبدالعزیز صاحب نے اختیار کیا ہے ملاحظہ ہو تفسیر فتح العزیز 1/691 بابت تفسیر آیت مذکورہ۔ منذور لغیر اللہ کی حرمت کی اصلی علت اور عدم اباحت کا مناط قصد تقرب غیر اللہ کا ارادہ و نیت تعظیم غیر اللہ کی ہے پس جب تک اس جانور کے متعلق یہ نیت ہوگی حرمت قائم رہے گی اور جب دل سے یہ نیت دور کردی جائے تو بوجہ عدم وارتفاع علت حرمت وہ جانور مباح اور حلال ہوجائے گا۔ مولانا اشرف علی صاحب مرحوم لکھتے ہیں: البتہ اگر اس طرح نامزد کردینے کے بعد اس سے توبہ کرلے تو پھر وہ حلال ہوجائے گا۔ (تفسیر بیان القرآن 1/86)

مولانا خلیل احمد صاحب سہارنپوری صاحب بذل المجہود لکھتے ہیں: الحق جو جانور مقرب لغیر اللہ کیا گیا ہو حرام ہے تاوقتیکہ غیر اللہ کا تقرب مرتفع نہ ہو حلال نہ ہوگا۔ اگرچہ ذبح کرتے وقت اللہ تعالی کا نام لے کر ذبح کیا ہو۔ اس عبارت سے واضح ہے ک ہے کہ اگر کوئی توبہ کرے اور غیر اللہ کے تقرب و تعظیم کا ارادہ مرتفع ہوجائے تو وہ جانور حلال ہوجائے گا۔

حضرت میاں صاحب تحریر فرماتے ہیں: لیکن اگر کسے جاندارے را برائے ذبح لغیر اللہ مقرر سازد وعندالذبح قصد تقرب بغیر خدا دور کند وخالصا آن را ذبح سازد وآئے الان نیت سابقہ حکم عدم وبطلان خواہد گرفت وذبیحہ بیشک حلال خواہد

اس آیت کی تفسیر حضرت شاہ قدس سرہ بہترین لکھی ہے۔ کتاب ملے تو ضرور مطالعہ کریں توبہ کے بعد حلت کی دلیل میں یہ حدیث بھی ذکر کی جاسکتی ہے انما الاعمال بالنیات ولکل امری مانور حرمت تقرب لغیر اللہتھی اور جب یہ نیت مرتفع ہوگئی تو اب حرمت کی کوئی وجہ نہیں رہی۔ ہنیر اللہ تعالی فرماتا ہے: فَمَن جَاءَهُ مَوْعِظَةٌ مِّن رَّبِّهِ فَانتَهَىٰ فَلَهُ مَا سَلَفَ ...سورة البقرہ: 275

امید ہے کہ اس تفصیل کے بعد اس مسئلہ میں کوئی الجھاؤ باقی نہ رہ جائے گا۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 2۔ کتاب الأضاحی والذبائح

صفحہ نمبر 409

محدث فتویٰ